ازعدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف بہار و دیگراں

بنام

رام دیو یادو و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 26 فروری 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت:

تقرری-کی باقاعدگی-غیر تربیت یافتہ اساتذہ کا تقرر- بعد ازاں اسکول کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا-دو غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن میں اپنی ملازمت کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت طلب کی گئی ہے کیونکہ انہوں نے اپنی تقرری کے بعد تربیت مکمل کر لی تھی اور اس طرح وہ سرکاری ملازم سمجھے جانے کے حقدار ہیں-عدالتِ عالیہ نے رٹ پٹیشن کی اجازت دے دی-اپیل پر قرار پایا کہ، قبضہ میں لینے سے قبل موجود کوئی بھی غیر تربیت یافتہ استاد غور کرنے کا اہل نہیں-اس لیے باقاعدہ ہونے اور سرکاری ملازم سمجھے جانے کا حقدار نہیں-عدالتِ عالیہ کے حکم کو خارج کر دیا گیا-

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بہار غیر سرکاری پرائمری اسکول (اختیار سنبھالنا) ایکٹ، 1976-دفعات 1، 3، 8، 4.

آئین ہند 1950۔

آرٹیکل 226-رٹ دائرہ اختیار-حکومت کو قانون کی نافرمانی کرنے کی ہدایت دینے کا کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کیا جائے گا۔

جے اینڈ کے پبلک سروس کمشنر بنام ڈاکٹر نریندر موہن ودیگراں، [1994] 2 ایس سی سی 630 = (1994) 3 اسکیل 597، پر انحصار کیا۔

مفادِ عامہ- قانون کی تشریح میں مفاد عامہ شامل ہے- عدالت کو اس سوال پر غور کرنے کا حق حاصل ہے حالانکہ اس سے پہلے کے حکم کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی تھی۔

سٹیٹ آف مہاراشٹر بنام دگمبر، [1995] 2 ایس سی سی 683 اور ریاست بنگال بنام دیبداس کمار، [1991] ضمنی 1 ایس سی سی 138، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4283، سال 1996۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے C.W.J.C نمبر 1063، سال 1985 میں 27.7.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے بی بی سنگھ۔

جواب دہندگان کی طرف سے رودریشور سنگھ اور آر پی وادھوانی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے وکلاء کو سنا ہے۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ ریگھو نندن بابو لال کنیا مڈل اسکول، سکھسن کو ریاستی حکومت نے 13 جنوری 1981 کو بہار غیر سرکاری پرائمری اسکول (اختیار سنبھالنا) ایکٹ، 1976 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 3(4) کے تحت تشکیل دی گئی کمیٹی کی سفارش کے نتیجے میں اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ اس تاریخ تک سات افراد تھے، جو اساتذہ اور دیگر ملازمین تھے جن کو مالیاتی امداد دیا گیا تھا۔ دو امیدوار، یعنی جواب دہندگان رام دیو یادو اور راج نارائن یادو غیر تربیت یافتہ اساتذہ تھے جنہیں 1.1.1971 کے بعد مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے عدالت عالیہ میں اس بنیاد پر اپنی ملازمت کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت کے لیے رٹ پٹیشن دائر کی کہ انہوں نے بعد میں تربیت مکمل کر لی ہے اور اس لیے وہ 1.1.1971 سے سرکاری ملازم سمجھے جانے کے حقدار ہیں۔ عدالت عالیہ نے 27 جولائی 1993 کو C.W.J.C نمبر 95/1963 میں اپنے پہلے فیصلے کے بعد رٹ پٹیشن کی اجازت دی جس میں کہا گیا تھا کہ انہیں 1.1.1971 پر مقرر کیا گیا ہونا چاہیے اور ان کے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ یعنی 13 جنوری 1981 تک وہ پہلے ہی اس تربیت کو مکمل کر چکے ہیں اور اس لیے انہیں سرکاری ملازمین کے طور پر باقاعدہ بنایا جائے گا۔ اس حکم کو زیر بحث قرار دیتے ہوئے، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کے وکیل، شری بی بی سنگھ نے دلیل دی کہ اگرچہ عدالت عالیہ کے پہلے حکم کے خلاف اپیل دائر نہیں کی گئی ہے، چونکہ عدالت عالیہ کے پہلے فیصلے کے بعد دی گئی تشریح میں وسیع تر مفادِ عامہ شامل ہے، اس معاملے پر اس عدالت کے ذریعے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس دلیل میں طاقت ملتی ہے۔ اسی طرح کے حالات میں، سٹیٹ آف مہاراشٹر بنام

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دسمبر،[1995]2ایس سی سی 683اور ریاست بنگال بنام دیبداس کمار،[1991] ضمنی ایس سی سی 138میں اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ اگرچہ پہلے کے حکم کے خلاف اپیل دائر نہیں کی گئی تھی، جب مفادِ عامہ قانون کی تشریح میں شامل ہوتا ہے، تو عدالت سوال میں جانے کی حقدار ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ دفعہ 3(2) اور (3) ان توضیعات کے تحت آنے والے ملازمین اور دفعہ 3(2) کے تحت زیر قبضہ امداد یافتہ اسکولوں کے ملازمین کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ جب تک دفعہ 3(4) کی سفارشات پر عمل درآمد مکمل نہیں ہو جاتا، وہ ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت حکومت کے ملازم نہیں بن جاتے۔ حکومت نے دفعہ 8 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایک کمیٹی تشکیل دی اور اسکولوں کو سنبھالنے کے امکانات کی تحقیقات اور سفارش کرنے کی ہدایت کی۔ ان کی طرف سے کی گئی سفارش پر حکومت نے 13 جنوری 1981 کو فیصلہ لیا ہے جس تاریخ تک جواب دہندگان کو باضابطہ طور پر زیر قبضہ ادارے کے ملازمین کے طور پر مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ لہٰذا، عدالت عالیہ حکومت کو قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کارروائی کرنے کی ہدایت دینے کا حکم نامہ جاری نہیں کر سکتی۔

دوسری طرف، جواب دہندگان کے وکیل شری رودریشور سنگھ نے دعوی کیا کہ اگرچہ انہیں عارضی طور پر 1.1.71 کے بعد مقرر کیا گیا تھا، لیکن جواب دہندہ کو سرکاری اخراجات پر تربیت دی گئی تھی اور تربیت مکمل کی گئی تھی، لیکن یہ سمجھا جانا چاہیے کہ انہیں 1.1.1971 سے لیا گیا ہے اور وہ سرکاری ملازم بن گئے ہیں۔ ایکٹ کا دفعہ 4 باقاعدگی سے مقرر کردہ ملازمین یا بے قاعدگی سے مقرر کردہ ملازمین کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتا ہے اور اس لیے عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نظریہ درست ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

متعلقہ دلیل پر مناسب غور کرنے کے بعد، ہم دیکھتے ہیں کہ شری بی بی سنگھ کے دلیل میں طاقت موجود ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ دفعہ 3(2) اور (3) کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 1(3) کے عمل سے، ضلع بورڈ، ضلع پریشد، میونسپل بورڈ، پٹنہ میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام سابقہ اسکولوں کے ملازمین 1.1.1971 سے سرکاری ملازمین بن گئے۔ اسی طرح ریاستی حکومت کے زیر انتظام سرکاری یا نجی اداروں کے زیر انتظام اسکول بھی مذکورہ تاریخ سے سرکاری ملازم بن گئے۔

دفعہ 3(4) کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 3(2) کے تحت، نجی انتظامی کمیٹیوں کے ذریعے تمام امداد یافتہ ابتدائی اسکولوں کو سنبھالنے اور رضاکارانہ طور پر حکومت کے اختیار کے حوالے کرنے کا عمل صرف دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت تشکیل دی گئی کمیٹی کی سفارش پر ہی کارآمد ہو گا۔ نیتیجتاً، صرف حکومت کی طرف سے سفارش کی قبولیت پر، اسکول کا قبضہ مکمل ہو جاتا ہے اور یہ فعال ہو جاتا ہے۔ زبان سے یہ واضح ہو گا کہ حکومت پر یہ واجب نہیں ہے کہ وہ اسکول کو اس وقت تک اپنے قبضے میں لے جب تک کہ وہ ایسا کرنے کا فیصلہ نہ کر لے، اور حکومت تمام سفارشات کو قبول کرنے کی پابند نہیں ہے۔ جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ حکومت نے دفعہ 8 کے تحت مشکلات کو دور کرنے کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے 2 مئی 1980 کو کمیٹیاں تشکیل دینے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ اس کے پیراگراف 2 میں، اہل افراد اور پیراگراف 7 کی شق (d) میں کہا گیا ہے کہ "اگر کسی غیر تربیت یافتہ استاد کو 1.1.1971 کے بعد مذکورہ اسکول میں مقرر کیا گیا ہے، تو ایسے استاد کی خدمات نہیں لی جائیں گی۔ یہ مینجنگ کمیٹی کے سکریٹری کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ مذکورہ تاریخ سے پہلے ایسے استاد کی ملازمت ختم کرے۔ نیتیجتاً، ایکٹ کا عمل، یعنی دفعہ 3(2) جسے 3(4) کے ساتھ پڑھا جائے گا، کمیٹی کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ اور ریاستی حکومت کی طرف سے قبول کیے جانے کے بعد ہی کام کرے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

گا۔ مذکورہ بالا احکامات کے قیود سے، قبضے سے پہلے موجود کوئی بھی غیر تربیت یافتہ اساتذہ غور کا اہل نہیں ہیں۔ دفعہ 4 صرف ان اہل ملازمین کے سلسلے میں کام کرے گا جو تحویل میں لیئے جانے سے پہلے کام کر رہے تھے۔ نتیجتاً، عدالت عالیہ کا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے۔

جے اینڈ کے پبلک سروس کمیشن بنام ڈاکٹر نریندر موہن ودیگراں، [1994] 2ایس سی سی 630 = (1994) 3اسکیل 597 میں اس عدالت کے فیصلوں کے ذریعے یہ یکساں طور پر طے شدہ قانون ہے کہ حکومت کو قانون کی نافرمانی کرنے کی ہدایت دینے والا کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کیا جائے گا۔

مذکورہ تشریح کے پیش نظر، عدالت عالیہ کا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے اور اس پر عمل درآمد نہیں کیا جاسکتا۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ نتیجتاً رٹ پٹیشن خارج ہو جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document